REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۰ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۱۰ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ اسلام محترم شیخ امری عبیدی دارالسلام (مشرقی افریقہ) کے دوبارہ میئر منتخب ہو گئے

اپنے چھ کے مقابلہ میں چودہ ووٹ حاصل کئے انتخاب میں کامیابی کے بعد پہلی تقریر

نیروبی (بذریعہ تار) محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ احمدیہ مشن نائیجیریا (ٹانگانیکا) کے مبلغ انچارج محترم شیخ امری عبیدی صاحب مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو دارالسلام کے دوبارہ میئر منتخب ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ امسال آپ نے چھ کے مقابلہ میں چودہ ووٹ حاصل کئے۔ انتخاب میں کامیابی کے بعد آپ نے بحیثیت میئر نئے دور کی پہلی تقریر کرتے ہوئے کونسلر صاحبان کا پُرخلوص شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے افتراق انگیز کوششوں کے باوجود ہم بنیان مرصوص کی کیفیت برقرار رکھنے میں کامیاب رہے ہیں۔ ہمارا یہ اتحاد و اتفاق ہی ہمیں کامیابی و کامرانی کی راہ پر گامزن کرنے کا ضامن ہے۔

مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بورنیو سے واپس تشریف لے آئے

شدید علالت اور درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب جو آنریری مبلغ اسلام اور سلسلہ کے مخلص خادم ہیں خرابی صحت کی بناء پر مورخہ ۵ جنوری کو مع اہل و عیال بذریعہ ہوائی جہاز بورنیو سے واپس تشریف لے آئے ہیں اور البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور کے کمرہ نمبر ۲ میں زیر علاج ہیں۔ انہیں دمہ کے علاوہ دل کا عارضہ ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کا تابوت واہگہ بارڈر سے آگے روانہ ہو گیا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

ربوہ ۷ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کا تابوت آج صبح ربوہ سے روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے لاہور پہنچ گیا تھا۔ لاہور پہنچ کر سب سے پہلے جودھامل بلڈنگ کے صحن میں حضرت بھائی صاحب کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر متعدد اصحاب تابوت کو آگے روانہ کرنے کے لئے واہگہ بارڈر تک ساتھ گئے۔ جہاں ہندوستان کی جانب سے عزیز مرزا وسیم احمد صاحب اور شیخ عبدالحمید صاحب عاجز اور بعض دوسرے درویش احباب ٹرک لے کر تابوت کو قادیان لے جانے کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ ساڑھے چار بجے شام کے وقت حضرت بھائی صاحب کا تابوت بارڈر عبور کر کے قادیان کی طرف روانہ ہو گیا۔ حضرت بھائی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور حضرت بھائی صاحب کے دو فرزند عبدالقادر صاحب ضیغم اور عبدالرزاق صاحب اور عبدالرزاق صاحب کی اہلیہ صاحبہ جن کے پاس پاسپورٹ اور ویزا موجود تھا تابوت کے ساتھ قادیان تک گئے ہیں۔ بارڈر کے دونو جانب پاکستان اور ہندوستان کے کسٹم کے عملہ نے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی اور بہت شریفانہ سلوک کیا۔ فجزاھم اللہ خیراً کلھم۔ امید ہے تابوت شام کے ساڑھے چھ بجے تک قادیان پہنچ گیا ہوگا۔ یہ پہلا جنازہ ہے جو ملکی تقسیم کے بعد پاکستان سے قادیان گیا ہے۔ حضرت بھائی صاحب مرحوم ہندوستانی شہری تھے۔ اور ملکی تقسیم کے بعد بھی قادیان میں ہی ٹھہرے رہے تھے۔ اور صرف چند دن کے لئے عارضی طور پر پاکستان تشریف لائے تھے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد

ربوہ ۷ جنوری ۱۹۶۱ء بوقت شب

مردم شماری کے کام میں سرکاری کارکنان سے تعاون کی پُرزور اپیل

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کی تقریر

ربوہ — مورخہ ۶ جنوری کی شام کو بعد نماز مغرب ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ممبر ٹاؤن کمیٹی نے حلقہ دارالرحمت غربی میں احباب سے پُرزور اپیل کی کہ وہ مردم شماری کے کام میں سرکاری کارکنان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ آپ نے قومی ملکی اور ملی نقطہ نگاہ سے اس کام کی اہمیت کو واضح کیا۔ اسی طرح بعض دوسرے حلقہ جات میں بھی ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے احباب کو اس امر کی تلقین کی گئی۔

مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب کی صحت کیلئے درخواستِ دعا

مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب کی صحت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اصلاح ہو رہی ہے۔ لیکن ۵ جنوری کی صبح کو بلڈ پریشر کچھ زیادہ تھا جس کے باعث مالش کے بعد کمزوری زیادہ محسوس ہوئی۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

افریقہ میں سیاسی اتحاد کی بنیاد

عکرہ ۱۰ جنوری گھانا کے صدر ڈاکٹر کوامی نکرومہ نے کیسابلانکا میں افریقی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد عکرہ واپس پہنچکر کہا اس کانفرنس میں براعظم افریقہ میں سیاسی اتحاد کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ؍ جنوری ۶۱ء

ہم نے نیکی اور تقویٰ کی رُوح قائم کرنا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر فرمودہ ۲۸ ؍ دسمبر ۱۹۶۰ء الفضل ۷ ؍ جنوری کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے اور اس طرح ان احباب تک بھی پہنچ چکی ہے جو کسی وجہ سے جلسہ میں شمولیت نہیں کر سکے ۔ یہ تقریر ایسی ہے کہ چاہیئے کہ احباب خود بھی اس کو بار بار پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنائیں ۔ یہ تقریر کیا ہے یہ دراصل جماعت احمدیہ کی غرض و غایت اور اسکے فرائض اور مقاصد کی نہایت واضح اور دلپذیر انداز سے تشریح ہے ۔ اور اگر احباب اس کو اپنا رہنما بنائیں اور اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کو زیر نظر رکھ کر کام کریں تو یقیناً ہم اپنے فرائض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو سکتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اور اس کے پاک رسولؐ کے حضور سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے چند الفاظ میں جماعت کے اغراض و مقاصد کو اس طرح بیان فرمایا ہے :-

”یہ امر یاد رکھنا چاہیئے
کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت
کے سپرد ایک بہت بڑا کام کیا
ہے ہم نے ساری دنیا میں
اور ہمیشہ کے لئے نیکی اور
تقویٰ کی روح قائم کرنا ہے“

ان مختصر دو فقروں میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے مقصد حیات کو بیان فرما دیا ہے ۔ بظاہر یہ دو فقرے ہیں ۔ مگر ان دو فقروں میں وہ سب کچھ آ گیا ہے جس کے لئے یہ جماعت کھڑی کی گئی ہے ۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں اور اس کام کا تھوڑا سا تصور کریں جو ان فقروں سے پیدا ہوتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالےٰ نے خرید لیا ہے اور ہماری ہر سانس جو ہم اس ہوا میں لیتے ہیں اس کام اور صرف اس کام کے لئے وقف ہو جانی چاہیئے ۔ ذرا سوچیئے کہ :-

”ہم نے ساری دنیا میں
اور ہمیشہ کے لئے نیکی
اور تقویٰ کی رُوح قائم
کرنا ہے “۔

یہ جماعت اس لئے کھڑی کی گئی ہے اور ہم اس لئے اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ ہم ساری دنیا میں چند لمحوں چند دنوں چند سالوں کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے نیکی اور تقویٰ کی روح قائم کریں ۔ اب سوچیئے یہ کتنا عظیم کام ہے ۔ ایک طرف ساری دنیا کی طاقتیں ہیں کہ جو ہمارے اس کام کے مقابلہ میں لائی جا سکتی ہیں ۔ جو ہماری سدِ راہ ہو سکتی ہیں ۔ وہ طاقتیں نہ صرف ہم سے باہر ہیں بلکہ خود ہمارے اندر بھی کام کرتی ہیں ۔ سب سے پہلے تو ہمیں نہایت فیصلہ کن طریق سے یہ ارادہ کرنا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم اپنا سب کچھ ۔ اپنا مال ۔ اپنی جان ۔ اپنی اولاد ۔ اپنا ننگ و ناموس الغرض ہر وہ چیز جو اس فانی حیات میں کسی انسان کو پیاری ہو سکتی ہے ۔ سب کچھ چھوڑ کر صرف اسی کام میں مصروف ہو جانا ہے ۔ اسی وقت اور صرف اسی وقت ہم اس کام کو ہاتھ میں لے سکتے ہیں جب ہم تمام دوسرے دھندوں سے فارغ البال ہو جائیں اور تمام دوسرے مقاصد کو نظر انداز کر دیں ۔ اور جو کام بھی کریں وہ اسی غرض کو پیش نظر رکھ کر کریں ۔ اگر ہم روپیہ کمائیں تو اس لئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مال اس غرض کے حصول کے لئے خرچ کر سکیں ۔ اگر ہم اولاد پیدا کریں تو اس کی غرض بھی یہی ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی اس کام میں صرف کریں اور جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے ۔ وہ ہماری مادی حیات کے ساتھ ختم نہ ہو جائے ۔ بلکہ ہماری آئندہ نسل کے ذریعہ وہ کام چلتا چلا جائے تا آنکہ الٰہی مرضی پوری ہو ۔ اور ساری دنیا میں واقعی ہمیشہ کے لئے نیکی اور تقویٰ کی روح قائم ہو جائے ۔ الغرض ہمارا ہر کام اسی رنگ میں رنگ جائے ۔ کیونکہ نیکی اور تقویٰ کو قائم کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ کسی خلا میں قائم ہوتے ہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کو قائم کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اسی زندگی کے اعمال میں ان کو قائم کیا جائے ۔ ورنہ نیکی اور تقویٰ کا کوئی وجود ہی ثابت نہیں ہو سکتا ۔

اس طرح نیکی اور تقویٰ کی روح کو ساری دنیا میں ہمیشہ کے لئے قائم کرنے کے لئے جو کام سب سے پہلے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ میں پہلے اس روح کو قائم کریں ۔ اپنے نفس کو اس پر آمادہ کریں اور ان اندرونی قوتوں سے لڑیں جو اس کام میں ہمارے اندر سے حائل ہوتی ہیں ۔ یہ بے شک بہت بڑا کام ہے اس مقابلہ کے لئے ہم کو لا محدود قوت کی ضرورت ہے ۔ تاہم اگر ہم غور کریں تو یہ عظیم پہاڑ رائی بن سکتا ہے نقطۂ نگاہ میں ذرا سی تبدیلی کی ضرورت ہے ۔ زندگی کے کاروبار وہی رہ سکتے ہیں جو ہم اب کرتے ہیں ۔ صرف اپنا نقطۂ نگاہ بدلنے کی ضرورت ہے ۔ ہم زیادہ سے زیادہ کمائی کر سکتے ہیں مگر اس لئے نہیں کہ ہم اس کو جمع کر کے رکھیں اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھ جائیں ۔ بلکہ اس لئے کہ ہم اس سے نیکی اور تقویٰ کی روح قائم کرنے کا کام لیں اس لئے کہ ہم اس کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کر سکیں ۔ ہم مقوی غذائیں اس لئے استعمال نہ کریں کہ ہم عیاشی کر سکیں ۔ بلکہ اس لئے کہ ہم رزق حلال کمانے کیلئے زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں ۔ ہم اولاد پیدا کریں اس لئے نہیں کہ وہ مبخلہ اور مجبنہ بنے بلکہ وہ من ریحان اللّٰہ ثابت ہو ۔ جس طرح کہ مندرجہ ذیل حدیث میں آنحضرت صلعم نے واضح فرمایا ہے

ان النبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم اوتی
بصبیّ فقبّلہ فقال
اما انھم مبخلۃ
مجبنۃ وانھم
لمن ریحان اللّٰہ ۔

یعنی آنحضرت صلعم کے پاس
ایک بچہ لایا گیا آپ نے
اس کو چوما اور فرمایا کہ یہ
بچے بخل کا باعث ہوتے ہیں
اور بزدل بناتے ہیں اور یہی
بچے اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی
ہیں ۔

آنحضرت صلعم نے کتنی اہم بات فرمائی ہے ۔ آپؐ نے بچے کو چوما اور پیار کیا کیونکہ بچے پیارے ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یہی بچے نیکی اور تقویٰ کے راستہ میں روک ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی بن سکتے ہیں ۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم چاہیں تو اپنی اولاد کو نیکی اور تقویٰ کے راستہ کی روک بننے دیں اور ان کی وجہ سے بخل اور بزدلی کا شکار ہوں ۔ اور یا ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے لئے بنا لیں ۔ یعنی جس طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس کو اپنے لئے رحمت بنا لیا تھا ۔

اگر ہم بخل کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے دین کی ترقی کے لئے اپنی کمائی خرچ نہیں کرتے اس لئے کہ یہ ہمارے بچوں کے کام آئے گی وہ اس سے عیش کی زندگی گزاریں گے ۔ یا اس لئے جہاد کے لئے نہیں نکلتے کہ ہمارے بچوں کو نقصان نہ پہنچ جائے وہ یتیم نہ رہ جائیں ۔ وغیرہ وغیرہ تو یقین رکھئے ایسی اولاد ہمارے لئے زحمت ہے رحمت نہیں ۔ ہماری اولاد ہمارے لئے اس وقت رحمت بن سکتی ہے جب ہم اس کو دین کے لئے تیار کریں ۔ اس کو دین کے کاموں کے لئے وقف کریں ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی محولہ بالا تقریر میں اپیل کی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں کیونکہ آج بھی اسکی بڑی ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان میدان میں نکلیں چنانچہ حضور ایدہ فرماتے ہیں :-

” اسلام اور احمدیت
کی اشاعت میں سرگرمی
سے حصہ لو اور اس
غرض کے لئے زیادہ
سے زیادہ نوجوانوں
کو خدمتِ دین کیلئے
وقف کرو تاکہ ایک
کے بعد دوسری نسل

(باقی ص پر)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن ہاؤس میں متعدد جلسے اور تقاریر۔ معززین کی آمد

ہیگ یونیورسٹی میں لیکچر۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت

نائیجیریا کی تقریب آزادی میں امام صاحب مسجد ہالینڈ کی شرکت

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالےٰ کی محبت اور دنیاوی مصائب و مشکلات

مورخہ ۱۶ نومبر بروز بدھ شام کے آٹھ بجے مشن میں ہمارے چھٹے پبلک جلسہ کا اہتمام ہوا جبکہ ہیگ شہر کے ایک کٹر خیالات کے عیسائی عالم (Dr. G. W. H. C. KNAAP) نے مندرجہ بالا موضوع پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین کو بتلایا کہ دنیاوی مصائب و مشکلات کے باوجود ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ سراسر محبت ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں جب ان خیالات کا اظہار کیا۔ کہ مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے سے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات مل سکتی ہے۔ تو جلسہ نے ایک مباحثہ کا رنگ اختیار کر لیا۔ لیکچرار صاحب پر چاروں طرف سے سوالات ہونے لگے۔

مکرم جناب امام صاحب مسجد ہالینڈ نے اپنی تقریر میں حاضرین کو بتلایا کہ اسلام یہاں تک تو متفق ہے۔ کہ مصائب و مشکلات اور جنگ و جدال انسان کی اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ کی ذات بابرکات بنی نوع انسان کے لئے مجسم رحمت اور محبت ہے۔ مگر اس بات سے اتفاق نہیں رکھتا کہ مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے سے ایسے حوادث سے نجات کی کوئی راہ پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر اس اصل کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر یہ سارے عیسائی ممالک آئے دن خوفناک جنگوں کا نشانہ کیوں بنے رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ

آپ کی تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ حاضرین جلسہ کے بار بار اصرار کے باوجود لیکچرار موصوف ہمارے سوالات کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔

انسانی اخلاق اور بنیادی حقوق کا احساس

۳۰ نومبر بدھ کی شام کے آٹھ بجے مشن ہاؤس میں ایک اور جلسہ عام منعقد ہوا جس میں ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ (Dr. IN HET VELD) نے حاضرین سے مندرجہ بالا عنوان پر خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران اس بات پر زور دیا کہ انسانوں کی راہ نمائی کے لئے انسانی کانشنس کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ نمائی اور الہامی روشنی بے معنے چیز ہے۔ جس کا کوئی وجود نہیں۔

مکرم جناب حافظ صاحب نے چند سوالات کے ذریعہ حاضرین پر واضح کیا کہ صرف انسانی عقل ہدایت انسانی کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تجربہ بتلاتا ہے کہ انسان کا علم کامل نہیں وہ غلطی پر غلطی کرتا ہے۔ اسے تو پوری طرح اپنی حقیقت کا بھی علم نہیں۔ چہ جائیکہ وہ اپنی عقل اور سمجھ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے انجام اور مقصد کو پانے کے متعلق صحیح راہ نمائی کر سکے پھر اگر انسان کی اپنی عقل ہی صحت کا معیار ہے تو ایک انسان اگر بعض اوقات دیانتداری سے ایک کام کو درست سمجھتے ہوئے سرانجام دیتا ہے۔ مگر انجام کار وہ غلطی ثابت ہوتی ہے تو اس پر گرفت کا کسی اور قانون کو حق نہیں اس صورت میں اس شخص کی غلطی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔ اور ان کس طرح بحال رہیگا وغیرہ وغیرہ۔

علمی مجالس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہماری ہفتہ وار مجالس بھی باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ جن میں ممبران کے علاوہ متعدد بار دیگر اصحاب نے بھی شرکت کی۔ اور سوالات کے ذریعہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ان مجالس میں خاص طور پر احمدی دوستوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا گیا۔ اور انہیں قرآن مجید ناظرہ۔ نماز و اذان وغیرہ اور دیگر مسائل کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی اور مشن کے پروگراموں سے متعلقہ امور میں مشورہ ہوتا رہا۔

آخری مجلس میں ہمارے ایک آزاد خیال عیسائی دوست مسٹر لختن بلاسے اپنے دورہ مراکش میں لی ہوئی بعض اسلامی عمارات۔ مساجد اور دیگر تہذیب و تمدن پر مشتمل رنگین سلائڈز دکھلائیں۔ اس خاص موقعہ پر جماعت کے علاوہ دیگر غیر مسلم اصحاب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔

مورخہ ۲۳ نومبر کی شام کو محترمہ بیگم صاحبہ جناب حافظ صاحب انچارج مشن ہالینڈ کی زیر نگرانی ہالینڈ مشن میں مستورات کا ایک اجتماع عمل میں آیا۔ جس میں ممبر مستورات کے علاوہ بہت سی غیر از جماعت خواتین کو بھی شریک ہونے کا موقعہ دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے عورتوں کی ایک خاصی تعداد نے شریک ہو کر اسلام اور جماعت کی مساعی کے متعلق تعارف حاصل کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور باقاعدگی کے ساتھ ایسے اجتماعات کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔

عرصہ مذکورہ سہ ماہی میں ہمارے ڈچ احمدی بھائی مسٹر عبد الرحمن شین ہور امریکہ تشریف لے گئے ان کو الوداع کہتے ہوئے مشن میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کی طرف سے خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں حتی الوسع تبلیغی مساعی کو جاری رکھنے اور دیگر احباب کے لئے اچھا نمونہ پیش کرنے کی پوری پوری کوشش کرونگا۔ اس جلسہ کی رپورٹ دو اخبارات نے شائع کی۔

وفود کی آمد

اسلام اور احمدیت پر معلومات کے لئے اس عرصہ میں یونیورسٹی سٹوڈنٹس سکولوں کے طلباء اور دیگر سوسائیٹیوں اور انجمنوں کے متعدد وفود مشن ہاؤس میں آئے۔

(۱) لائیڈن یونیورسٹی کے چند طلباء کا ایک وفد مشن ہاؤس میں آیا۔ اور ایک گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ خاکسار نے مختصر تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے

(۲) موضع (Wassenaar) جو ہیگ سے کافی فاصلہ پر واقع ہے سے ایک تنظیم کے سرکردہ ممبران کا ایک وفد مسجد آیا جنہیں خاکسار نے مطلوبہ معلومات بہم پہنچائیں۔

(۳) مورخہ ۴ اکتوبر ہیگ کے ایک ہائی سکول کے ۴۰ طلباء کا ایک گروپ مشن ہاؤس آیا جن کے سامنے خاکسار کو آدھ گھنٹہ تک تقریر کا موقعہ ملا اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔

(۴) مورخہ ۲۸ نومبر کو ہیگ کی ایک چرچ سوسائٹی کے بیس ممبران نے مشن ہاؤس آکر اسلام اور احمدیت کے متعلق استفسارات کئے۔ خاکسار نے ایک مختصر تقریر میں معلومات

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ سوء ادبی ہے کہ ہم روز اول سے اپنے خداوند کریم پر افسوس کریں کہ اس نے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا

"ہمارے پاس مواعید صادقہ حضرت اصدق الصادقین کا ایک ذخیرہ ہے اور ہماری تسلی کے لئے یہ آیات قرآن کریم کافی ہیں جن کو ہم پڑھتے ہیں۔

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ و لما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔

اب ہمیں انصاف کرنا چاہیئے کہ ابھی تک ہم نے کیا دکھ اٹھایا اور کونسے زلازل ہم پر آئے کس قدر صبر کرتے زمانہ گذرا۔ یہ تو سوء ادبی ہے کہ ہم روز اول سے اپنے خداوند کریم پر افسوس کریں کہ اس نے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا۔ ہمیں مستقل رہنا چاہیئے۔ بلاشبہ نتائج خیر ظہور میں آئیں گے۔ ولا تبدیل لکلمات اللہ"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۵۹)

مکرم بشیر احمد صاحب درویش قادیان کی وفات

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ قادیان کے ایک درویش نوجوان بشیر احمد صاحب (سندھی) مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے پاسپورٹ اور ویزا پر قادیان سے آئے ہوئے تھے۔ گو صحت عرصہ سے کچھ خراب رہتی تھی لیکن جہاں آکر طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی اور مختصر سی علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

یہ مرحوم کی خوش قسمتی تھی کہ مؤرخہ ۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جلسہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے ہزارہا احمدی احباب شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں آپ کی نعش سپرد خاک کی گئی۔

مرحوم پارٹیشن کے زمانہ کے بعد سے ہی قادیان میں مقیم تھے اور نہایت اخلاص کے ساتھ دینی خدمت بجا لاتے رہے۔ چار چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ مرحوم کی بیوہ اور والد محترم میاں غلام محمد صاحب آف سندھ، بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کا خود کفیل ہو اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

پیش کرتے ہوئے ان کے جملہ سوالات کا جواب دیا۔ بعد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

دیگر سوسائٹیوں اور انجمنوں میں متعدد لیکچر

بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں متعدد سوسائٹیوں اور انجمنوں میں تقاریر کے مواقع پیدا ہوئے تفصیل درج ذیل ہے۔

پبلک یونیورسٹی ہیگ میں لیکچر۔ مؤرخہ ۱۸ و مؤرخہ ۲۵ اکتوبر کو مکرم جناب حافظ صاحب امام مسجد ہالینڈ کو دو مرتبہ کامیاب لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ جبکہ پبلک یونیورسٹی ہیگ کی طرف سے آپ کو اسلام پر لیکچر کی درخواست موصول ہوئی۔ ان لیکچروں کے موقع پر منتظمین یونیورسٹی کی طرف سے قریباً ساڑھے چار روپے کا ٹکٹ لگایا گیا تھا لیکن اس کے باوجود دونوں لیکچروں میں جو ایک ہفتہ کے وقفہ کے ساتھ عمل میں آئے خاصی تعداد نے شرکت کر کے اسلام سے اپنی دلچسپی کا ثبوت دیا۔ اس طبقہ میں چونکہ اعلیٰ علمی لوگ شامل ہوتے ہیں لہذا اس طور پر اسلام کی آواز ملک کے اس حصہ تک پہنچی جو تعلیمی و تدریسی لحاظ سے ملک پر اثر انداز ہوتا ہے تقاریر کے اختتام پر ہالینڈ مشن کی تبلیغی مساعی سے متعلقہ رنگین سلائیڈز بھی دکھلائی گئیں۔

چرچ کانفرنس میں لیکچر

مؤرخہ ۲۷ اکتوبر کو ایمسٹرڈم کے قریب (HEEMSTEDE) شہر کے ایک بڑے قریباً تین صد سالہ پرانے مگر خوبصورت جو نیاز چرچ کی عمارت میں مکرم جناب حافظ صاحب امام مسجد ہالینڈ کا اسلام پر لیکچر ہوا۔ چرچ کے منتظمین جو آزاد خیال عیسائی ہیں کی طرف سے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو بلا کر مختلف تاریخوں پر ایک کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ بدھ مت۔ ہندو ازم، یہودیت کیتھولک مکاتیب فکر کے نمائندگان نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ مذکورہ بالا تاریخ صرف اسلام کے لئے وقف تھی کہ اپنے مذہب پر جملہ معلومات اپنی مقدس کتاب سے ہی پیش کرنا ضروری تھیں۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب نے جملہ تعلیمات قرآن پاک سے پیش فرمائیں۔ پنجگانہ نماز کے موضوع پر بولتے ہوئے مکرم حافظ صاحب نے حاضرین کو بتلایا کہ مسلمان نماز کے اوقات لوگوں کو کس طرح بلاتے ہیں۔ لہذا چرچ کی عمارت کا بلند ہال جس میں لاؤڈ سپیکر بھی نصب تھا تلاوت قرآن کریم اور اذان کی بلند آواز سے گونج اٹھا۔ اس موقعہ پر قریباً تین صد سے زائد اصحاب نے شرکت کی۔

ہیگ چرچ سوسائٹی میں تقریر

مؤرخہ ۱۵ نومبر کی شام کو ہیگ کی ایک چرچ سوسائٹی کی طرف سے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر ایک تقریر کروائی گئی۔ مکرم حافظ صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ تک تعلیمات اسلامیہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد وقفہ سوالات تھا چنانچہ حاضرین نے اپنے پادری صاحب کی موجودگی میں دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔

دوسری مجالس کے جلسوں میں شرکت

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں مختلف دیگر مجالس کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت کے متعدد مواقع میسر آئے۔

ڈچ عرب سرکل کے اجلاس میں شرکت

مذکورہ تنظیم کی طرف سے ان کے خاص اجلاسوں میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ موصول ہوا جبکہ ایک امریکن لیکچرار "مسئلہ فلسطین اور عرب دنیا" کے بارہ میں تقریر کر رہا تھا۔ اس موقع پر مکرم حافظ صاحب اور خاکسار نے شرکت کی۔ تقریر کے بعد مسلم مہاجرین فلسطین کی ایک فلم بھی دکھائی گئی۔ جس میں ان کی حالت قابل رحم دکھائی دیتی تھی۔

بردرہڈ ایسوسی ایشن کانفرنس میں شمولیت

مؤرخہ یکم اکتوبر کو ہالینڈ کی ایک مشہور تنظیم "برادرہڈ ایسوسی ایشن" کے زیر انتظام ایک دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں متعدد مقامی سوسائٹیوں نے شرکت کی۔ احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے خاکسار کو شامل ہونے کا موقع ملا۔ جہاں مختلف تنظیموں کے سرکردہ حضرات سے ملاقات کی۔ اور مجلس کے اراکین سے تعارف حاصل کیا۔ اس موقع پر مجالس کو اپنا لٹریچر رکھنے کی بھی اجازت تھی۔ خاکسار نے جماعت کے ایک ممبر مسٹر ہاؤ بفتس عمر کے تعاون سے لٹریچر بھی رکھا جسے بعض لوگوں نے خریدا۔ نیز مشن ہاؤس کی تبلیغی مساعی پر مشتمل ایک پمفلٹ بھی لوگوں میں تقسیم کیا۔

مؤرخہ ۲۴ نومبر کی شام کو مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں بیس مختلف مجالس کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ مکرم امام مسجد صاحب ہالینڈ کو دعوت نامہ موصول ہوا۔ آپ نے اس اجلاس میں شریک ہو کر ہالینڈ کی مختلف انجمنوں کے سرکردہ منتظمین سے تعارف حاصل کیا اور انہیں مشن سے متعارف کرایا۔ اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کی طرف سے ان کے آئندہ سال کے لئے لیکچروں کے پروگرام میں مکرم حافظ صاحب کو اسلام پر تقریر کے لئے درخواست کی گئی جو آپ نے بخوشی منظور کر لی۔

مؤرخہ ۱۹ نومبر کو ایک اعلیٰ طبقہ کی فعال تنظیم "OPEN FIELD MEETING" کے ایک سرگرم منتظم اور صوفی منش انسان مسٹر قیصر وفات پا گئے۔ آپ کے چونکہ احمدیہ مشن کے ساتھ دیرینہ اور مخلصانہ تعلقات تھے۔ اس لئے منتظمین کی طرف سے مکرم حافظ صاحب کو بھی اس افسوسناک واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ حافظ صاحب موصوف تعزیت کے لئے موضع (BAAREN) تشریف لے گئے۔ اس موقع پر ایک بیرن (اونچی ڈچ فیملی) سے بھی ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے آپ کو اپنے چند دوستوں کے ساتھ چائے پر مدعو کیا۔ یہ صاحب کسی زمانہ میں ہالینڈ کی ملکہ جولیانہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ ان کے ہاں آئے ہوئے ڈاکٹروں اور پروفیسروں سے ملاقات کر کے ان کو مشن سے متعارف کرایا۔

حکومت نائیجیریا کی تقریب آزادی میں شمولیت

گذشتہ ایام میں مکرم امام صاحب مسجد ہالینڈ اور جماعت کے ایک ممبر کو حکومت نائیجیریا کی طرف سے ان کے یوم آزادی کی تقریبات میں شمولیت کی دعوت ملی۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب مع اہلیہ صاحبہ شرکت کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔

گذشتہ سال نائیجیریا کے مغربی حصہ کے ایک لوکل وزیر مسجد میں تشریف لائے تو جماعت کی تبلیغی مساعی سے خاصے متاثر ہوئے آپ کا دل اسلام کی محبت کے جذبہ سے سرشار تھا یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے ملک کے اس پر از مسرت موقع پر ہالینڈ مشن کو خاص طور پر یاد رکھا۔ جماعت ہالینڈ میں سے مسز ناصرہ زمرماں کو شمولیت کا موقع ملا۔ مکرم امام صاحب دو ہفتہ کے قریب گورنمنٹ نائیجیریا کے مہمان رہے اس عرصہ میں آپ کو اس ملک میں متعدد مواقع اسلام اور احمدیت کی خدمت کے میسر آئے۔

پریس رپورٹروں کو انٹرویو

ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں مکرم حافظ صاحب نے پریس کے نمائندگان کو خطاب کیا۔ یہ کانفرنس برادرم مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب مبلغ مغربی افریقہ کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ محکمہ براڈکاسٹ والوں کو ایک انٹرویو دیا جو نشر ہوا۔

ہماری ڈچ احمدی بہن مسز ناصرہ زمرماں جو اس موقع پر مدعو تھیں کو وہاں کے ٹیلی ویژن پر اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

نائیجیریا کے شہر اباداں میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے آزادی کے موقعہ پر ایک بہت بڑے ریسپشن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب امام مسجد ہالینڈ کو اظہار خیالات کا موقع دیا گیا۔ آپ نے اس اجتماع میں جماعت احمدیہ کو متعارف کراتے ہوئے نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی مساعی اور خدمات کا ذکر کیا۔ یہ اجتماع اپنے اندر ایک خاص رنگ رکھتا تھا۔ جس میں ویسٹرن ریجن نائیجیریا کے ممتاز اصحاب شریک تھے۔ اس اجتماع میں وزیر اعلیٰ کے سوا صرف چند ایک احباب کو ہی اظہار خیال کا موقع ملا تھا۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ اپنڈے سائٹس سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند شافی اسے جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار محمد الدین لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور ان کا فلسفہ

از افادات مکرم ملک سیف الرحمن صاحب استاد الجامعہ
مرتبہ:۔ محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
آخری قسط۔ سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مؤرخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء

بیٹیوں یا انکی اولاد کی موجودگی میں اصول اور دوسرے رشتہ داروں کی محرومی

اسلامی شریعت ایسی کسی محرومی کو تسلیم نہیں کرتی بلکہ اگر کسی شخص کی بیٹیاں بھی موجود ہوں اور اصول اور دوسرے رشتہ دار بھی تو اگر ایک بیٹی ہو تو اُسے نصف اور اگر زیادہ ہوں تو ان کو دو ثلث دے کر باقی ترکہ اصول یا دوسرے جدی رشتہ داروں کو دیا جائیگا داؤد ظاہری اور بعض دیگر علمائے اسلام کہتے ہیں کہ بیٹی کی موجودگی میں بہن وارث نہیں ہوتی۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر اس کی بہن کو نصف ملے گا (سورۃ النساء ع ۲۴ آیت ۱۷۷) لیکن دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں ولد سے مراد لڑکا ہے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی نے بیٹی اور پوتی کی موجودگی میں ان کو حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ بہن کو دلایا ہے کیونکہ اس صورت میں وہ عصبہ ہے۔

یہودی شریعت میں اصول اور حواشی بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہوتے ہیں لیکن یہ زیادتی ہے اصول اور حواشی کو ایسی صورت میں بالکل محروم نہیں کرنا چاہیئے خصوصاً جبکہ بیٹیاں دوسرے خاندانوں میں بیاہی جائیں گی اور اس طرح ساری جائیداد اصل کنبہ سے نکل کر دوسرے کنبہ یا قبیلہ میں چلی جائے گی پس وہی قانون قرین انصاف ہے جس کو شریعت اسلامیہ نے اختیار کیا ہے کیونکہ اس کے مطابق کچھ نہ کچھ حصہ اصول اور حواشیوں کے لئے رہنے دیا گیا ہے تاکہ متوفی کے رشتہ داروں کا کوئی حصہ محرومی کی تلخی سے دوچار نہ ہو بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ بیٹیاں تو سب کچھ لے جائیں لیکن جنہوں نے مرنے والے بیٹے کی پرورش کی ہے یعنی ماں باپ وہ محرومی وراثت کا شکار ہو جائیں اسی طرح بیٹیوں کی موجودگی میں مرنیوالے کی بیوی یا مرنیوالی کا میاں کس طرح محروم ہو سکتے ہیں یہ عجیب ناخلف اولاد ہے جو اپنے والدین کو ہی محروم کر رہی ہے یہی حال بیٹیوں کی اولاد کا ہے وہ بالعموم دوسرے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں دوسرا قبیلہ تو جائیداد لے جائے لیکن میت کا اپنا خاندان یا قبیلہ محروم رہ جائے یہ طبعی انصاف کے خلاف ہے پس بیٹیوں کی اولاد کو اسلامی شریعت نے ذوی الارحام میں شامل کیا ہے اور ان کا درجہ جدی وارثوں کے بعد رکھا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جدی وارثوں کے ہوتے ہوئے بعض اوقات مال جائے بھائی وارث ہوتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کہ مرنے والے کی نہ اصل ہو اور نہ نسل یعنی وہ کلالہ ہو پس ایسی صورت میں ماں جائے بھائیوں کو ترکہ میں سے قلیل سا حصہ دیدینا جدی وارثوں پر کسی قسم کی زیادتی کے مترادف نہیں

سگی بہنوں کیوجہ سے علاتی بھائیوں کی محرومی

اسلامی شریعت میں سگی بہنیں باپ جائے بھائیوں کے لئے حاجب نہیں ہیں۔ بہنوں کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے گا وہ بھائیوں کو مل جائیگا رومن لاء کی رو سے وہ محروم تھے ظاہر ہے کہ یہ قانون عدل و انصاف کو پورا نہیں کرتا کیونکہ بہنیں اور ان کی اولاد ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے قبیلہ سے متعلق ہوں لیکن مرنیوالے کے بھائی اور انکی اولاد متوفی کے قبیلہ کے اندر ہی ہیں اسلئے مورث کا میلان اسی طرف ہو سکتا ہے کہ اسکی جائیداد ساری نہیں تو اس کا کچھ حصہ اسکے قبیلہ کے اندر ہی رہے اور ظاہر ہے کہ اس کی اسی خواہش کو اسکے بھائی پورا کر سکتے ہیں پس اسلامی شریعت نے درمیانی راہ اختیار کر کے نہ تو بہنوں کی وجہ سے بھائیوں کو محروم کیا اور نہ ہی بہنوں کو محروم قرار دیا جیسا کہ قدیم اقوام عالم میں رواج تھا کہ جائیداد کے وارث مرد ہوتے تھے اور عورتیں محروم ہوتی تھیں

بھائیوں کیوجہ سے دادی کی محرومی

فرانسیسی قانون میں دادے بھائیوں کی موجودگی میں محروم ہوتے ہیں اسی طرح بہنوں کی موجودگی میں دادیاں محروم ہوتی ہیں لیکن اسلامی شریعت کی رو سے یہ محروم نہیں ہیں بعض علماء کے نزدیک دادا کو حصہ ملے گا اور بھائی محروم ہوں گے اور بعض کے نزدیک بھائی اور دادا دونوں وراثت میں شریک ہونگے حضرت ابوبکرؓ حضرت ابن عباسؓ اور امام ابوحنیفہؒ پہلی رائے کے حق میں ہیں جب کہ حضرت علیؓ۔ زید بن ثابت اور امام شافعیؒ دوسری رائے کو درست سمجھتے ہیں۔ اول الذکر گروہ دادے کو باپ کے قائمقام مانتے ہیں حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ زیدؓ بن ثابت کچھ تو خدا کا خوف کریں کہ وہ پوتے کو تو بمنزلہ بیٹے کے مانتے ہیں بمنزلہ باپ کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

مؤخر الذکر اصحاب کہتے ہیں کہ بھائی دادے سے زیادہ قریب ہے کیونکہ دادا باپ کا باپ ہوتا ہے اور بھائی باپ کا بیٹا اور بیٹا باپ سے زیادہ قریبی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بھتیجا چچے سے مقدم ہے لیکن صحیح مذہب یہی ہے کہ باپ اور دادا برابر ہیں جب بیٹے کی موجودگی میں دادہ محروم نہیں ہوتا تو بھائیوں کی موجوگی میں اس کا حصہ کیسے کم ہوگا۔ اصل زیادہ حق رکھتا ہے اور بھائی تو نہ اصل ہے اور نہ فرع بلکہ وہ ایک اصل میں شریک ہے نیز دادا سبب ہے اور سبب لاحق سے مقدم ہوتا ہے غرض یہ قانون انصاف سے بالکل بعید ہے کہ بھائیوں کی وجہ سے دادا محروم ہو جائے نیز جتنا تعلق انسان کو دادے سے ہوتا ہے اتنا بھائیوں سے نہیں ہوتا پس مرنیوالے کے اس رجحان کی وجہ سے بھی دادے کو محروم قرار نہیں دیا جا سکتا

وراثت سے حمل کی محرومی

شریعت اسلامیہ حمل کی وراثت کو مانتی ہے بشرطیکہ مورث کے مرتے وقت وہ ماں کے پیٹ میں ہو یہودی شریعت کہتی ہے کہ اگر وہ حمل میت کا بیٹا ہے تو وارث ہوگا ورنہ نہیں ظاہر ہے کہ حمل اپنی ضرورت اور احتیاج کے لحاظ سے اس امر کا مستحق ہے کہ اس کے لئے جائیداد [illegible] ہو تاکہ اس سے اس کی تربیت اور تعلیم کے اخراجات پورے کئے جا سکیں یہ ظلم ہوگا کہ طاقتور کو تو وراثت سے حصہ دیا جائے لیکن کمزور محروم ہو جائے وراثت کا تعلق قرابت پر ہے اور قرابت جیسی بیٹے میں ہوتی ہے ویسے ہی بھائی وغیرہ میں بھی ہوتی ہے پس ایسی صورت میں بھائی کو بھی محروم نہیں ہونا چاہیئے

موانع ارث

اسلامی شریعت میں موانع ارث بہت کم ہیں لیکن یہودی اور فرانسیسی لاء میں زیادہ ہیں اسلام کے نزدیک تین باتیں حق وراثت سے محروم کر دیتی ہیں (۱) غلامی (۲) مورث کو قتل کر دینا۔ (۳) اختلاف دین

قاتل کی وراثت کے بارہ میں کچھ اختلافات ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ مورث کا قاتل اس کا بالکل وارث نہیں ہوتا۔ اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ اگر اس نے کسی حاکم کے حکم کے ماتحت قتل کیا ہے تو وارث ہوگا ورنہ نہیں ایک اور طبقہ کہتا ہے کہ قاتل ہر صورت میں وارث ہوگا۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط اور جمہور اسلام کے خلاف ہے۔ وجہ اختلاف یہ ہے کہ اصولاً بتقاضائے مصلحت قاتل کو وارث نہیں بننا چاہیئے کیونکہ اس طرح لوگ اپنے مورث کو قتل کر کے جلدی وارث بننے کی کوشش کریں گے علاوہ ازیں حدیث میں آتا ہے

"لا یرث القاتل" (البخاری)

دوسرے کہتے ہیں کہ جن اسباب کی بناء پر وہ وارث ہے جب وہ موجود ہیں تو پھر وہ حق وراثت کا مستوجب کیوں نہ بنے علاوہ ازیں وراثت صرف وارث کا حق نہیں بلکہ اس کی نسل کا حق بھی ہے پس ایک کی غلطی سے ساری نسل کیوں محروم ہو یہ لوگ اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے

یہودی شریعت میں مانع وراثت یہ امر بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو شدید ضرب پہنچائے اور زخمی کر دے۔

فرانسیسی قانون میں انکے علاوہ یہ موانع بھی ہیں کہ اگر وارث مورث پر ایسا بہتان لگائے کہ اگر وہ سچا ثابت ہو تو مورث کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے یا اسے علم ہو کہ فلاں آدمی میرے مورث کو قتل کرنے کے درپے ہے باایں ہمہ وہ اپنے مورث کو اس کی اطلاع نہ دے غرض یہ سب صورتیں ایسی ہیں جن کے نتیجہ میں لوگ وراثت سے محروم ہو سکتے ہیں لیکن یہ مؤخر الذکر موانع طبعی حق پانے میں مشکلات پیدا کرتے ہیں اسلئے جب تک کوئی شخص انتہائی قدم نہ اٹھائے اسوقت تک اسے انتہائی سزا نہیں دینی چاہیئے اور عفو و درگزر کرنے کی راہ کھلی رکھنی چاہیئے وراثت سے محرومی انتہائی بے صبری سے کام لینے کی صورت میں بطور سزا عین انصاف ہے اس سے کم حالت میں اتنی زیادہ سزا نہیں دینی چاہیئے۔

لاوارث مال

یہودی شریعت میں لاوارث میت کے مال کا وہ شخص وارث ہوتا ہے جو سب سے پہلے اس کے مال پر قبضہ کرلے یہ مال اس کے ہاتھ میں تین سال تک بطور امانت رہے گا اگر اس عرصہ میں اس کا کوئی وارث ثابت نہ ہو تو پھر وہ اسکی ملکیت ہو جائیگا۔ اسلامی شریعت میں ایسی صورت میں ترکہ بیت المال میں جائیگا کیونکہ بیت المال پر سب کا حق ہے اور وہاں سے اخراجات مشترکہ ہوتے ہیں۔ شریعت یہودیہ کے مطابق اگر ہم یہ اجازت دیدیں کہ لاوارث مال پر جو پہلے قبضہ کرے وہ مالک ہوگا تو ایک رنگ میں ہم لوگوں کو ترغیب دلا رہے ہونگے کہ وہ اس تاڑ میں رہیں کہ کب کوئی مرتا ہے تا یہ اسکے مال پر قبضہ جمائیں یہ صورت فساد کی جڑ ہے اس سے مختلف عداوتیں جنم لیتی ہیں حالانکہ شریعت کا کام فساد کا سد باب ہے نہ کہ فساد برپا کرنا۔

ثبوت حق کے لئے عدالت کا فیصلہ

اب سوال یہ باقی رہ گیا ہے کہ آیا حق وراثت کے حصول کے لئے عدالتی فیصلہ ضروری ہے۔ شریعت اسلامی میں کسی

(باقی صفحہ ۸)

جلسہ سالانہ کے موقع پر بیرونی ممالک سے بذریعہ تار درخواست دعا کرنے والے احباب

(۲)

اعجاز احمد صاحب حیدرآباد دکن انڈیا
عبدالسلام صاحب کراچی
ڈاکٹر سعید احمد صاحب جے پور انڈیا
مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر ماریشس
مرزا ادریس احمد صاحب جیسلٹن بورنیو
مطیع اللہ صاحب بریڈ فورڈ
مبارک احمد صاحب ۔ لنڈن
سید کریم بخش صاحب کلکتہ
ظفر کلیم صاحب راجشاہی ۔ انڈھا
مرزا لطیف الرحمن صاحب بو سے (مغربی افریقہ)
سید کمال یوسف صاحب و بیڈیسن صاحب (اسکنڈے نیویا)
ڈاکٹر بدر الدین صاحب جیسلٹن بورنیو ۔
ڈاکٹر شاہ نواز صاحب ۔ بورسیرالیون
نعیم الرحمن صاحب لیگوس (نائیجیریا)
عزیز احمد صاحب ۔ لنڈن کنیڈا
مسعود احمد صاحب ہاشمی کویت
عبدالقادر و بدر الدین صاحب کولمبو (سیلون)
امیر جماعت احمدیہ کولمبو "
مولوی کرم الہی صاحب ظفر میڈرڈ سپین
عبداللطیف صاحب ہمبرگ (جرمنی)
محمد خان صاحب گجراتی ۔ عبدالقادر صاحب ملک
مشتاق احمد صاحب ۔ محمد افضل صاحب ۔
بشیر احمد صاحب شبلا مع اہل و عیال از تہران ۔
شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ
مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا (مشرقی افریقہ)
امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان
محمد اعظم صاحب یمین الدین صاحب حیدرآباد (دکن)
غلام قادر صاحب سکندرآباد (انڈیا)
جماعت احمدیہ شاہ جہان پور
مسز فاروق سیکرٹری لجنہ شاہ جہانپور
عبدالجبار صاحب ۔ رنگون ۔
جماعت احمدیہ رنگون (برما)
احمد ابراہیم ۔ ابوبکر ۔ رنگون ۔
نصیر الدین صاحب بو ۔ سیرالیون ۔
محمد حسین صاحب ۔ کولمبو
قاضی حبیب الدین صاحب بنکاک (تھائی لینڈ)
سید علی صاحب کولمبو سیلون
عبدالرحمن صاحب مبلغ کولمبو
منصور احمد صاحب و شمیم صاحب گلاسگو
چوہدری غلام یسین صاحب واشنگٹن
عمری عبیدی صاحب میئر دارالسلام
حکیم فضل الہی صاحب کولمبو (سیلون)
شیخ مبارک احمد صاحب دارالسلام (مشرقی افریقہ)

مبشر احمد صاحب ساؤتھ ہالینڈ
روحی و ناصر صاحب ممباسہ (افریقہ)
جماعت سورابایا انڈونیشیا
نیاز احمد صاحب بحرین
عبدالقادر صاحب رنگون
بی ۔ ای ۔ سوداگر ابراہیم اینڈ کمپنی رنگون ۔
ڈاکٹر عزیز احمد صاحب نیویارک (امریکہ)
احمد اینڈ جمال الدین صاحب ٹری ونیڈرم (انڈیا)
مولوی عبدالحق صاحب یادگیری "
انجمن احمدیہ آسنور کشمیر بھارت
محمد الیاس صاحب یادگیری انڈیا
محمد رفیق صاحب مدراس "
مشتاق احمد صاحب سنبل پور اڑیسہ "
ظفر اللہ خان صاحب نوابشاہ
بیگم عبدالملک ۔ کراچی
مرزا بشیر احمد صاحب ماڑی پور ۔ کراچی
انور علی شاہ صاحب کراچی
شوکت علی صاحب "
بشیر احمد صاحب ملک "
حسنات احمد صاحب اہن بیگم شفیع صاحب کراچی
محمد یوسف صاحب نذیرآباد
منصور احمد صاحب منٹگمری
شیخ عبدالرشید صاحب شکارپور سندھ
محمود احمد صاحب محمودآباد اسٹیٹ (سندھ)
خیر محمد صاحب ۔ ڈیرہ غازیخان
محمد شریف صاحب لاہور
سید اعجاز احمد صاحب برہمن بڑیہ
ڈاکٹر حامد صاحب چٹاگانگ
عبدالوہاب صاحب لاہور
عبدالعلی صاحب پوسٹ ماسٹر چاندنیا (مشرقی پاکستان)
مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی
جمیل چغتائی صاحب "
مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت
زبیری صاحب ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر رحیم یار خاں
کلیم الدین صاحب ڈپٹی پوسٹماسٹر چٹاگانگ ۔
عبدالحفیظ صاحب ملک بدین ۔ سندھ
ملک بشیر احمد صاحب و محمد شفیع صاحب بدین ۔ سندھ
فیض الحق خانصاحب کوئٹہ
سید خواجہ احمد صاحب پریذیڈنٹ چٹاگانگ
احمد صاحب چٹاگانگ
محمد ادریس ۔ انور حسین ۔ فرید احمد ۔ محمود احمد

عبدالسلام صاحبان برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان)
شوکت امین صاحب لاہور
احسان اللہ صاحب سکدار نزانو گنج
بشیر احمد صاحب شاکر راولپنڈی حال لاہور
مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی
لطیف احمد صاحب نارووال
سلیمان صاحب ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)
مسٹر اینڈ مسز عبدالرحیم یونس چٹاگانگ
محمد خان صاحب جمیس آباد
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کراچی

خلیل احمد صاحب کراچی
قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ شہر ۔
محمود احمد صاحب ڈھاکہ
محمود احمد صاحب ابن مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۔ کوئٹہ
مسعود احمد صاحب قریشی ۔ امرتسری خوم سشہیر ۔
مرزا عبدالسمیع صاحب سٹیشن ماسٹر باریانوالہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

حصہ آمد کے بقایادار اور سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

(۱) جن اصحاب نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی وصیت کی روح اور اس کی غرض و غایت اور مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی وصیت کا ماہوار چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں۔ اور اس میں ناغہ نہ ہونے دیں۔ مجبوریاں اور معذوریاں تو ہر انسان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔ اور انسان کا نفس ایسا حیلہ جو اور بہانہ ساز ہے کہ اُسے جہاں بھی ذرا سی الجھن اور مشکل نظر آتی ہے وہ اسے اپنے لئے وجہ جواز قرار دے کر اس کا نام مجبوری اور معذوری رکھ لیتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ وصیت کے معاملہ میں اس نے کیا عہد کیا تھا جسے اب وہ اپنی دوسری ضروریات پر مؤخر کر رہا ہے۔ پس ہر ایک موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی دوسری ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرے جو اس نے وصیت کرتے وقت کیا تھا۔

(۲) اور حصہ آمد کے وہ موصی احباب جو چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایادار ہیں ان کے لئے تو یہ بات بہت ہی نامناسب اور نازیبا ہے کہ وہ اپنے بقایوں کو جلد از جلد صاف نہ کریں۔ کیا یہ قاعدہ ان کو فکر میں ڈالنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ چھ ماہ سے زیادہ چندہ وصیت ادا نہ ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔

(۳) اور وہ احباب جنہوں نے اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے اقساط کی صورت میں مہلت لے رکھی ہے۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی پیش کردہ اور مجلس کارپرداز کی منظور کردہ صورت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور یہ فائدہ اسی صورت میں اٹھا سکتے ہیں کہ بقایا کے حساب میں بھی منظور شدہ قسط باقاعدہ ادا کرتے رہیں اور اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی۔ اگر وہ صرف بقایا ادا کریں گے۔ اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کریں گے تو یہ طریق ان کو ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کہ پچھلا حساب تو بیباق کرتے رہیں۔ اور آئندہ بقایادار بنتے جائیں۔

(۴) سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ فقرہ نمبر ۳ میں جن بقایاداروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ رقم بقایا اور اس کی ادائیگی کے لئے منظور شدہ قسط کی اطلاع موصی کے علاوہ مقامی سیکرٹری مال کو بھجوا دی جاتی ہے۔ اور اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کے مطابق قسط بقایا اور ماہوار حصہ آمد ان سے باقاعدہ وصول کرتے رہیں۔

(۵) اگر کوئی صاحب یہ رعایت لے کر پھر بھی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ان کا عمل ان کی درخواست کے خلاف ہے تو وہ اس رعایت کے ہرگز مستحق نہیں اور مقامی سیکرٹری صاحب مال کا فرض ہے کہ اصلاح کے لئے مقامی امیر یا صدر صاحب کی خدمت میں معاملہ پیش کریں اور اصلاح کی صورت نہ پیدا ہونے پر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو رپورٹ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری عطاء اللہ خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہالوکے تتلے کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور دن بدن صحت گرتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(اختر حسین ٹیچر بدو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

پرانے سکوں کو اعشاری سکوں میں تبدیل کرنے کا نقشہ

پرانے سکے	نئے سکے	پرانے سکے	نئے سکے	پرانے سکے	نئے سکے	پرانے سکے	نئے سکے
ایک پیسہ =	۲ پیسے	سوا چار آنے =	۲۷ پیسے	سوا آٹھ آنے =	۵۲ پیسے	سوا بارہ آنے =	۷۷ پیسے
دو پیسے =	۳ ،،	ساڑھے چار آنے =	۲۸ ،،	ساڑھے آٹھ آنے =	۵۳ ،،	ساڑھے بارہ آنے =	۷۸ ،،
تین پیسے =	۵ ،،	پونے پانچ آنے =	۳۰ ،،	پونے نو آنے =	۵۵ ،،	پونے تیرہ آنے =	۸۰ ،،
ایک آنہ =	۶ ،،	پانچ آنے =	۳۱ ،،	نو آنے =	۵۶ ،،	تیرہ آنے =	۸۱ ،،
پانچ پیسے =	۸ ،،	سوا پانچ آنے =	۳۳ ،،	سوا نو آنے =	۵۸ ،،	سوا تیرہ آنے =	۸۳ ،،
چھ پیسے =	۹ ،،	ساڑھے پانچ آنے	۳۴ ،،	ساڑھے نو آنے =	۵۹ ،،	ساڑھے تیرہ آنے =	۸۴ ،،
سات پیسے =	۱۱ ،،	پونے چھ آنے	۳۶ ،،	پونے دس آنے =	۶۱ ،،	پونے چودہ آنے =	۸۶ ،،
دو آنے =	۱۲ ،،	چھ آنے =	۳۷ ،،	دس آنے =	۶۲ ،،	چودہ آنے =	۸۷ ،،
سوا دو آنے =	۱۴ ،،	سوا چھ آنے =	۳۹ ،،	سوا دس آنے =	۶۴ ،،	سوا چودہ آنے =	۸۹ ،،
اڑھائی آنے =	۱۶ ،،	ساڑھے چھ آنے =	۴۱ ،،	ساڑھے دس آنے =	۶۶ ،،	ساڑھے چودہ آنے =	۹۱ ،،
پونے تین آنے =	۱۷ ،،	پونے سات آنے =	۴۲ ،،	پونے گیارہ آنے =	۶۷ ،،	پونے پندرہ آنے =	۹۲ ،،
تین آنے =	۱۹ ،،	سات آنے =	۴۴ ،،	گیارہ آنے =	۶۹ ،،	پندرہ آنے =	۹۴ ،،
سوا تین آنے =	۲۰ ،،	سوا سات آنے =	۴۵ ،،	سوا گیارہ آنے =	۷۰ ،،	سوا پندرہ آنے =	۹۵ ،،
ساڑھے تین آنے =	۲۲ ،،	ساڑھے سات آنے =	۴۷ ،،	ساڑھے گیارہ آنے =	۷۲ ،،	ساڑھے پندرہ آنے =	۹۷ ،،
پونے چار آنے =	۲۳ ،،	پونے آٹھ آنے =	۴۸ ،،	پونے بارہ آنے =	۷۳ ،،	پونے سولہ آنے =	۹۸ ،،
چار آنے =	۲۵ ،،	آٹھ آنے =	۵۰ ،،	بارہ آنے =	۷۵ ،،	ایک روپیہ =	۱۰۰ ،،

ضرورت رشتہ

ایک احمدی نوجوان عمر ۳۰ سال جس کے نام ½ مربعہ زمین بھی ہے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

(چوہدری جلال دین چک نمبر 215/9-R ڈاکخانہ چک نمبر 213/9-R براستہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

اعلان نکاح

مسماۃ ثریا بیگم بنت چوہدری محمد علی صاحب سکنہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کا نکاح چوہدری محمد نصیب صاحب ولد چوہدری محمد اقبال صاحب سکنہ سا ہو وال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے بمکان چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج ربوہ مورخہ ۳۰/۱۲/۶۰ پڑھا۔

(سلطان احمد بسرا واقف زندگی ربوہ)

ولادت

مورخہ ۳۰/۱۲/۶۰ کو اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے ملک منصور احمد خان کے ہاں پانچ لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام احمد خان دار الفضل ڈسپنسری بصیر پور ضلع منٹگمری)

نوٹ:۔ مکرم غلام احمد خان صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

وصایا شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہونی چاہئیں

وصایا کے مضامین کی تحریر میں ایسی احتیاط کی ضرورت ہے کہ جس سے وہ شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہو جائیں۔ لیکن بعض وصایا پھر بھی کسی نہ کسی پہلو سے نامکمل آتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان پر کارروائی کرنے میں خواہ مخواہ تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہذا اب پھر اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وصیت لکھنے سے پہلے رسالہ الوصیت شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ (جولائی ۱۹۶۰ء) کے آخری صفحات (ل۔م۔ن۔س) ملاحظہ فرما لیا کریں۔ ان صفحات پر وصایا کے تین مسودے بطور نمونہ دئیے گئے ہیں۔ ان میں جو مسودہ ان کے مناسب حال ہو۔ حتی الامکان اس کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے وصیت لکھا کریں۔ اگر یہ رسالہ موجود نہ ہو تو اخبار الفضل مجریہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۰ء کا صفحہ ۶ اور اخبار الفضل مجریہ ۱۷ اگست ۱۹۶۰ء کا صفحہ ۵ دیکھ لیا کریں۔ ان دونوں پرچوں میں یہ تینوں مسودے شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ربوہ میں سیکنڈری بورڈ کے زیر اہتمام

سرگودہا زون کے فٹ بال ٹورنامنٹ کا فائینل مقابلہ

گورنمنٹ کالج جھنگ نے ایک گول سے فائینل میچ جیت لیا

ربوہ ۹ رجنوری کل یہاں سیکنڈری بورڈ کے زیر اہتمام سرگودہا زون کے فٹ بال ٹورنامنٹ کے فائینل میچ کا فیصلہ ہوا۔ یہ ٹورنامنٹ بورڈ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہو رہا ہے۔ باسکٹ بال اور والی بال کے فائینل پہلے ہی ختم ہو چکے تھے، لیکن فٹ بال کا فائینل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج جھنگ کے درمیان ۱۶ ردسمبر کو باوجود زائد وقت دینے کے ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا تھا اب پھر یہی مقابلہ دوبارہ کل منعقد ہوا جس میں مقررہ وقت کے دوران کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اسکے بعد زائد وقت دیا گیا جسکے کے آخری دو منٹ میں جھنگ ٹیم نے تعلیم الاسلام کالج کے خلاف ایک گول کر کے میچ جیت لیا۔

تقسیم انعامات کی رسم مولانا ارجمند خانصاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ادا فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اِس ٹورنامنٹ کے سرکاری طور پر مقرر کردہ سپروائزر تھے بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ تقسیم انعامات کے بعد خواجہ مالک ڈار صاحب سیکرٹری پنجاب بورڈ سپورٹس ٹورنامنٹ کمیٹی نے حاضرین اور کھلاڑیوں سے خطاب فرمایا اور ہر دو ٹیموں کو مبارکباد دی۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمام بورڈ کے مختلف جگہوں پر ٹورنامنٹ دیکھے ہیں لیکن ضبط و نظم کا جو مظاہرہ کھلاڑیوں کی طرف سے اور بالخصوص تماشائیوں کی طرف سے یہاں ربوہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہیں نے کہیں نہیں دیکھا۔ اس لحاظ سے اہل ربوہ اور تعلیم الاسلام کالج خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے ایسے منظم اور باوقار نوجوان پیدا کئے ہیں انہوں نے جہاں کھلاڑیوں کے اچھے کھیل کی داد دی ہے وہاں سارے عرصہ میں کسی ایک نے بھی کسی کے خلاف کوئی آوازہ نہیں کسا۔ پہلے ربوہ باسکٹ بال کا ہی مرکز تھا۔ اب ہم نے اسے فٹ بال کا بھی مرکز قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے بالآخر منتظمین ٹورنامنٹ اور خاص طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مبارکباد دی اور کہا کہ انہوں نے بڑے منتظم طور پر اس ٹورنامنٹ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

گورنمنٹ کالج جھنگ کے زاہد۔ نعیم اور ظفر نے اور تعلیم الاسلام کالج کے رفیق احمد۔ خلیل احمد اور محمد قاسم خان نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور ان کا فلسفہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ایسے فیصلہ کی ضرورت نہیں۔ فرانسیسی قانون میں بیٹے کے حق وراثت کے سوا باقیوں کے لئے عدالت کا فیصلہ ضروری ہے خصوصاً نکاح فاسد سے جو اولاد ہو اسکے لئے ۲۔ خاوند کے لئے ۳۔ بیوی کیلئے ۴۔ بیت المال کے لئے۔

دراصل حق وراثت قرابتداری کے تعلق پر مبنی ہے اس کے لئے قاضی نے کیا فیصلہ کرنا ہے وہی نکاح فاسد کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد تو اسکو مرنیوالے سے کوئی قانونی تعلق نہیں پھر قاضی کے فیصلہ سے وہ تعلق کس طرح ثابت ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی تنازعہ کی صورت ہو تو یہ بالکل الگ امر ہے۔

الغرض مذکورہ بالا موازنہ اور اس تعلق میں یہ تمام وضاحتیں شریعت اسلامیہ کے مقرر کردہ قوانین وراثت کے مبنی برانصاف ہونے کو اظہر من الشمس کر رہی ہیں اور

۴ ان کے مقابلہ میں دنیا کی کسی تہذیب کے قوانین کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے۔ اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے ..... ہمیں اس وقت ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے ہمیں گریجوائیٹوں کی بھی ضرورت ہے اور کم تعلیم والوں کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم ہر طبقہ تک اسلام کی آواز پہنچا سکیں۔"

ہمیں اسکے متعلق کچھ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امام وقت کا جسکے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی ہے پیغام آپ کے سامنے ہے ایک احمدی کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام وقت ایک مطالبہ کر رہا ہے اور بس۔